اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہ علیہ کی

شاعری اور عشقِ رسول صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

24-October-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف　(ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: **اللہ پاک کی خاطر آپس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔**

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱)

کعبے کے بدرُ الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ☆ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ☆دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج صَفَرُ الْمُظَفَّر کی پچیسویں (25ویں) شب ہے اور پچیس (25) صَفَرُ الْمُظَفَّر کو دُنیا بھر میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، پروانۂ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملت، باعثِ خیر و برکت، امامِ عشق و محبت **امام احمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا **عُرس** منایا جاتا ہے، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اس بابرکت موقع پر باقاعدہ **اجتماعِ یومِ رضا** کا اِنعقاد کیا جاتا ہے، جس میں

[1] ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

قرآن خوانی، نعت خوانی اور سیرتِ اعلیٰ حضرت پر بیانات وغیرہ کا شیڈول ہوتا ہے، اس سال چونکہ یہ **اجتماع یومِ رضا** شبِ جمعہ کو ہے اور دعوتِ اسلامی کا **ہفتہ وار اجتماع** اکثر شہروں میں شبِ جمعہ (جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) کو ہی ہوتا ہے، اس لیے اس بار ملک بھر میں **اجتماع یومِ رضا اور ہفتہ وار اجتماع** ایک ساتھ ہی ہو رہے ہیں۔

آیئے! سب سے پہلے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت کی کچھ مختصر جھلکیاں سنتے ہیں، چنانچہ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ** کی ولادتِ باسعادت 10 شَوَّالُ الْمُکَرَّم ہفتے کے دن ہوئی ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے** تقریباً 4 سال کی عمر میں **ناظرہ قرآنِ پاک** ختم کرلیا اور اسی عمر میں فصیح (یعنی خالص) عربی زبان میں گفتگو فرمائی۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے** تقریباً 6 سال کی عمر میں پہلا بیان فرمایا☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے** 13 سال 10 ماہ اور 4 دن کی عمر میں علومِ درسیہ سے فراغت پائی، دستارِ فضیلت ہوئی، اسی دن فتویٰ لکھنے کا باقاعدہ آغاز فرمایا اور درس و تدریس کا بھی آغاز فرمایا۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی** تقریباً 19 سال کی عمر میں سنّتِ نکاح ادا ہوئی اور ازدواجی زندگی کی ابتدا ہوئی ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو** تقریباً 23 سال کی عمر میں پہلی بار اور تقریباً **51 سال** کی عمر میں دُوسری بار زیارتِ **حرمین شریفین** کا شرف حاصل ہوا۔ ☆**اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے** تقریباً 68 سال کی عمر میں آخری وصیتیں لکھوائیں اور بالآخر علم و فن کا یہ عظیم آفتاب 25 صفر المظفر 1340ھ، 28 اکتوبر 1921ء کو جمعۃ المبارک کے دن ٹھیک اذانِ جمعہ کے وَقْت تقریباً 68 سال کی عمر میں غروب ہوگیا۔ (ماخوذ از حیاتِ اعلیٰ حضرت، جہانِ رضا، سوانحِ امام احمد رضا، تجلیاتِ امام احمد رضا، تذکرہ امام احمد رضا)

اللہ کریم کی ان پر کروڑوں رحمتیں نازل ہوں، اللہ پاک ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وقت کے بہت بڑے عاشقِ رسول تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پوری زندگی عشقِ رسول میں گزری ہے۔ آپ گفتگو فرماتے تو الفاظ کی صورت میں عشقِ رسول کے جام پلاتے، آپ قلم اُٹھاتے تو تحریر کی صورت میں عشقِ رسول کو فروغ دیتے نظر آتے، گویا کہ آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ عشقِ رسول کے جام پینے اور پلانے میں صرف ہوا ہے۔ آپ کی شاعری آپ کے عشقِ رسول کا صحیح پتہ دیتی ہے۔

یوں تو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت سی **خصوصیات** کے مالک تھے، مگر خاص بات یہ ہے کہ آپ کے کئی اشعار قرآنِ پاک کے تفسیری معنیٰ اور احادیث کی طرف اشارہ کرتے ہیں، گویا قرآن وحدیث میں جو پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان ہوئی ہے، وہ اعلی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کئی اشعار سے پتہ چلتی ہے۔ جیسے ایک جگہ فرماتے ہیں:

مومن ہوں مومنوں پہ رؤفٌ رحیم ہو　　　سائل ہوں سائلوں کو خوشی لَا تَنْھَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۱۲)

اس میں قرآنِ پاک کی اس آیتِ کریمہ کی طرف اشارہ ہے:

وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝۱۰　　ترجمۂ کنزالایمان: اور منگتا کو نہ جھڑکو۔

(پ۳۰، الضحی: ۱۰)

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

مجرم بُلائے آئے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ　　　پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۰۵)

اس شعر میں قرآنِ پاک کی اس آیتِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

(پ۵، النساء: ۶۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

اِسی طرح سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

رَبّ ہے مُعْطِی، یہ ہیں قاسم ‏‏‏‏ رِزْق اُس کا ہے، کِھلاتے یہ ہیں

(الاستمداد، ص۶)

اس میں اس حدیثِ پاک کی طرف اشارہ ہے جس میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ الْمُعْطِی یعنی دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں۔ (بخاری، کتاب الاعتصام، باب قول النبی لاتزال طائفۃ، ۴/۵۱۱، حدیث: ۷۳۱۱)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کلام قرآن و حدیث کا آئینہ دار ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی ایک ایک نعت فنِ شاعری میں بھی درجہ کمال پر ہے اور عشقِ رسول کی نئی نئی جہتوں سے بھی آگاہ کرتی ہے۔ جس طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے جسم کا رُواں رُواں سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت سے لبریز تھا، اسی طرح آپ کی نعتیہ شاعری کا ہر ہر لفظ بھی عشقِ رسول میں ڈُوبا ہوا نظر آتا ہے۔ آپ کا عشقِ رسول اس درجہ کمال پر تھا کہ آج سو سال گزرنے کے باوجود بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لکھے ہوئے

اشعار جہاں پڑھے جائیں سننے والے اپنے دلوں میں عشقِ رسول کی تڑپ کو مزید بڑھتا ہوا محسوس کرتے ہیں۔ ان کے دل جھوم اٹھتے ہیں اور بِلا اختیار زبان سے سُبْحَانَ اللہ سُبْحَانَ اللہ کی صدائیں نکلتی نظر آتی ہیں۔ آج کے بیان کا موضوع بھی **"اعلیٰ حضرت کی شاعری اور عشقِ رسول"** ہے۔ اللہ کرے کہ ہم پورا بیان توجہ کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کرلیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیئے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں:

مالداروں کی چاپلوسی کیوں کروں؟

ایک مرتبہ رِیاست نان پارہ (ضِلع بہرائچ یو پی ہند) کے نواب کی مَدح میں شاعروں نے قصیدے لکھے۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ماہر اور عظیم شعر اشاعروں میں سے تھے، لہٰذا آپ سے بھی کچھ لوگوں نے گزارِش کی کہ نواب صاحب کی تعریف میں کوئی قصیدہ لکھ دیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے نواب صاحب کی تعریف میں کوئی قصیدہ تو نہ لکھا البتہ اس گزارش کے جواب میں پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں آپ نے ایک نعت شریف کہی جس کا مَطْلَع یعنی پہلا شعر یوں ہے:

وہ کمالِ حُسنِ حُضُور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۷)

یعنی سرکارِ دوعالم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُسْن و جمال کا کمال یہ ہے کہ اس میں کسی قسم کی کمی ہونا تو دُور کی بات ہے کسی کمی کا گمان بھی نہیں کیا جاسکتا۔

دوسرے مصرعے کا مطلب ہے کہ عموماً پھول کے ساتھ کانٹا بھی ہوتا ہے، شمع کے ساتھ دھواں بھی ہوتا ہے، لیکن آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام باغِ رسالت کے ایسے پھول ہیں جس میں کوئی کانٹا نہیں ہے اور آپ ایسی شمع ہیں جس میں کوئی دھواں نہیں ہے۔

اس کلام کے مقْطع یعنی آخری شعر میں ریاست نان پارہ کے نواب صاحب کی تعریف میں قصیدہ نہ لکھنے کی نفیس اور عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی وجہ اس طرح بیان فرمائی کہ

کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضا پڑے اس بلا میں مِری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین پارۂ ناں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۹)

یعنی اے رضا کیا میں دولت مندوں، دنیا کے نوابوں اور حکمرانوں کی تعریف وخوشامد کروں؟ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ مالداروں کی خوشامد کرنا ایک بَلا (مصیبت) ہے اور اس بلا میں مری بلا ہی پڑے۔ (یعنی مجھ سے تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا) جبکہ دوسرے مِصرَع میں فرماتے ہیں کہ میں تو اپنے رسولِ کریم، محبوبِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَربارِ دُربار کا بھکاری ہوں، میرا دِین "روٹی کا ٹکڑا" نہیں کہ جدھر "مال" دیکھا اُدھر لُڑھک گئے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص۱۳۰ ماخوذًا) اللہ پاک ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسی خودداری نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

خوشامد سے بچیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوا! اللہ والے دنیا

والوں کی خُوشامد و چاپلوسی نہیں کرتے، کیونکہ دولت مندوں کی خُوشامد تو وہ کرے، جسے دُنیا کی ذلیل دَولت پانے کالالچ ہو، جبکہ اللہ والے تو قناعت کی قیمتی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، اللہ والوں کی نظر دولتمندوں کے فانی مال پر نہیں بلکہ اللہ والوں کو رحمتِ الٰہی پر بھروسا ہوتا ہے، اللہ والوں کے دل محبتِ الٰہی اور محبتِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سرشار ہوا کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! مالداروں کی چاپلوسی کرنا، ان کی خوشامد کرنا شرعاً سخت ممنوع اور دِین کے لئے نقصان دہ ہے۔ آیئے خوشامد کی مذمت سے متعلق 2 احادیث سنتے ہیں:

(1) **ارشاد فرمایا:** جب کسی نے قرآن پڑھا اور تَفَقُّه فِی الدّین حاصِل کیا (یعنی عالم بنا) پھر بادشاہ کے دروازے پر اُس کی چاپلُوسی کی اور (اُس کے) مال کے لالچ میں آیا تو وہ بادشاہ کے گناہوں کے برابر دوزخ کی آگ میں گُھسا۔ (مسند الفردوس، ۲۸۹/۱، حدیث: ۱۱۳۴)

(2) **ارشاد فرمایا:** مِنْ خُلُقِ الْمُؤْمِنِ التَّمَلُّقُ یعنی مسلمان خوشامدی نہیں ہوتا۔ (شعب الایمان، باب في حفظ اللسان، ۲۲۴/۴، حدیث: ۴۸۶۳)

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا کہ امیروں سے ایسا تعلق رکھنا جس میں دِین اور خُودداری پر سمجھوتہ کرنا پڑے یہ اچھا نہیں ہے۔ البتہ نیکی کی دعوت دینے کے لیے ان کے پاس ضرور جانا چاہیے۔ اللہ پاک اخلاص کے ساتھ دِین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عشق اور مَحَبَّت کسے کہتے ہیں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شاعری اور ان کے

عشقِ رسول سے متعلق سن رہے تھے۔ عشق کہتے کسے ہیں؟ محبت ہوتی کیا ہے، حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مَحَبَّت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: طبیعت کا کسی لذیذ شے کی طرف مائل ہو جانا "مَحَبَّت" کہلاتا ہے۔ اور جب یہ میلان قوی اور پختہ (یعنی بہت مضبوط اور شدید) ہو جائے تو اسے "عشق" کہتے ہیں۔ (احیاء العلوم، کتاب المحبۃ والشوق... الخ، بیان حقیقۃ المحبۃ... الخ، ۶/۵)

عشقِ رسول کیا ہے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فرمان کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی پسندیدہ چیز کی طرف تَعَلُّق قائم ہو جانا **مَحَبَّت** کہلاتا ہے اور جب وہی تعلق شدت اختیار کر جائے تو اسے **عشق** کہتے ہیں۔

عشقِ رسول کے تقاضے

مسلمان اگرچہ بے عمل ہی کیوں نہ ہو، لیکن اُس کو اللہ و رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت ضرور ہوتی ہے اور ہونی بھی چاہئے۔ آیئے! سنتے ہیں کہ عشق و محبت کے تقاضے اور اس کی علامات کیا ہیں؟ چنانچہ علمائے کرام فرماتے ہیں: اللہ پاک اور اس کے رسول، بی بی آمنہ کے پھول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت و عشق کا تقاضا و علامت یہ ہے کہ ان کی **اطاعت و فرمانبرداری** والے کام کئے جائیں۔

حضرتِ سہل بن عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ کریم سے مَحَبَّت کی علامت قرآن سے مَحَبَّت کرنا ہے اور قرآن سے مَحَبَّت کی علامت نبیِّ ذیشان، رسولِ رحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کرنا ہے اور سَروَرِ دوجہاں، مکینِ لامکاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے مَحَبَّت کی علامت ان کی سنت سے مَحَبَّت کرنا ہے اور ان سب سے مَحَبَّت کی علامت یہ ہے کہ آخرت سے مَحَبَّت کی جائے اور آخرت سے مَحَبَّت کی

علامت یہ ہے کہ ضرورت کے علاوہ دنیا سے بُغض رکھا جائے۔(تفسير قرطبي، پ۳، آل عمران، تحت الآية: ۲، ۳۱/۴/۴۷ ملتقطاً)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عشقِ رسول کے مزید بھی کئی تقاضے ہیں۔ جیسے ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** اللہ اور اس کے رسول سے محبت کی جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کا ذکرِ مبارک کثرت سے کیا جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کے ارشادات کو سُن کر اپنایا جائے اور آگے پھیلایا جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کے شہر سے بھی محبت کی جائے۔☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کی اولاد سے بھی محبت کی جائے۔☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کے صحابہ سے بھی محبت کی جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان کی ہر ہر ادا سے محبت کی جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ان پر نازل ہونے والی کتاب قرآنِ کریم کی تلاوت کی جائے، اسے سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** اپنی زندگی کو سُنّتوں پر عمل کرتے ہوئے گزارے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ہمیں اپنے آقا و مولا، جنابِ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت و کردار کو اپنانا چاہیے۔☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ایک بھی نماز قضا نہ کی جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** جھوٹ سے بچا جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** غیبت اور چغلی سے بچا جائے۔ ☆**عشقِ رسول کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ** ہر اس کام سے بچا جائے جس سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے منع فرمایا ہے۔

سلامِ رضا کی گُونج

اے کاش! کہ ہمیں بھی عشقِ حقیقی میں جینا مرنا نصیب ہوجائے۔ اس میں شک نہیں کہ جب کسی کو کسی سے محبت اور عشق ہوجائے تو عاشق اپنے قلبی جذبات کا اِظہار اور محبوب کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے لئے بسا اَوقات اَشعار کا سہارا لیتا ہے، کیونکہ اپنے دِلی جذبات اَشعار کے ذریعے بہت اچھے انداز میں بیان کئے جاسکتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے بھی عشقِ مصطفٰے کے اِظہار کے لئے نعتیہ شاعری کا راستہ بھی اِختیار فرمایا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا نعتیہ کلام بنام "**حدائقِ بخشش**" عشقِ رسول سے مالامال نعتیہ شاعری کا ایک عظیم مجموعہ ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی نوکِ قلم سے تحریر کیا گیا ایک ایک شعر شریعت کے عین مُطابق ہے۔

مناظرِ کائنات اور حدائقِ بخشش

اگر ہم غور کریں تو سمجھ آئے گا کہ یہ کائنات حسین مناظر سے بھری ہوئی ہے، ان مناظر اور نظاروں کو ہر کوئی اپنے نقطۂ نظر سے دیکھتا ہے، سائنسدان (Scientist) انہیں اپنی سائنس کی روشنی میں دیکھتا ہے، جغرافیہ دان (Geographer) انہیں اپنے علم کی روشنی میں دیکھتا ہے، کیمسٹری والا انہیں علمِ کیمسٹری کی نگاہ سے دیکھتا ہے جبکہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ چونکہ پکے عاشقِ رسول تھے، اس لیے آپ ان تمام مناظر کو عشقِ رسول کی نگاہ سے دیکھتے اور ذہن میں آنے والے خیالات کو نعتیہ شاعری کی صورت میں بیان بھی فرماتے۔ آپ کے نعتیہ کلام **حدائقِ بخشش** میں کئی مناظرِ قدرت کو عشقِ رسول میں ڈوب کر اسی عشقی رنگ میں سمجھایا گیا ہے۔ ان مناظر میں سے ایک سورج بھی ہے۔ یہی سورج ہے جو تمام جہاں کو اپنے نور سے روشن کر رہا ہے، یہی سورج ہے جو ہزاروں سال سے دنیا کو جگمگا رہا ہے مگر اس کا نور کم نہیں ہو رہا۔ یہی سورج ہے جو ہر روز آکر نور کی خیرات بانٹتا ہے۔ یہی

سورج ہے کہ جس کے **طلوع و غروب** ہونے سے دنیا کا نظام چل رہا ہے، اس سورج کو کائنات کے مناظر میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عشق کی کتاب میں اس سورج کی حقیقت کیا ہے، جب سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی جُودوسخاوت کی بات چل رہی تھی تو فرماتے ہیں:

جس کو قُرصِ مہر سمجھا ہے جہاں اے مُنْعِمُو!
اُن کے خوانِ جُود سے ہے ایک نانِ سوختہ
(حدائقِ بخشش، ص۱۳۶)

یعنی اے تاجدارو! اے بادشاہو! سارا جہاں جسے سورج کی ٹکیا کہتا ہے، لوگ جسے آفتاب کہہ کر پکارتے ہیں، جسے سورج کا نام دیا جاتا ہے۔ یہی سورج اور یہی آفتاب، جانِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دسترخوان کی جلی ہوئی روٹی ہے، ذرا سوچو کہ جس کریم آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دسترخوان کی جلی ہوئی روٹی سے کائنات کا گزارہ ہو رہا ہے تو ان کے دسترخوان کی وہ روٹیاں جو جلن سے محفوظ ہیں، ان کا کیا حال ہوگا اور جس محبوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جلی ہوئی روٹی کی طرف دیکھنے سے آنکھیں چُندِھیا جاتی ہیں، اس کے اپنے چہرۂ مبارک کے انوار کا عالم کیا ہوگا؟

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

قدموں میں جبیں کو رہنے دو چہرے کا تصوّر مشکل ہے
جب چاند سے بڑھ کر ایڑی ہے تو رُخسار کا عالَم کیا ہوگا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

چاند اور تخیُّلاتِ رضا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت کی شاعری اور عشقِ رسول سے مُتَعَلِّق سُن رہے تھے۔ چاند کا ذکر شعر و شاعری میں جگہ جگہ ملتا ہے۔ محبوب کے حُسن کو، محبوب کی خوبصورتی کو، محبوب کی دلکشی کو اور محبوب کی رنگت کو چاند سے تشبیہ دینا اردو شاعری میں بہت عام ہے۔ مگر جس طرح سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے چاند کو نعتِ محبوب کے لیے استعمال کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آیئے! اس کی چند مثالیں سنتے ہیں:

(1) عموماً شاعر حضرات چاند کے حُسن کی تو بات کرتے ہیں مگر اس کے دَھبوں کو نظر انداز کر جاتے ہیں، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عشق کے رنگ میں بتایا کہ چاند پر دَھبے کیوں ہیں؟ چنانچہ فرماتے ہیں:

برقِ اَنگُشتِ نبی چمکی تھی اُس پر ایک بار
آج تک ہے سِینۂ مہ میں نشانِ سوختہ

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۶)

یعنی سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک ہاتھ کی نورانی انگلی ایک مرتبہ چمک کر چاند پر پڑی مگر آج تک چاند کے سینے میں جلن کا نشان موجود ہے۔

(2) پھر ایک اور شعر میں چاند کو یہ داغ مٹانے کا طریقہ بھی بتاتے نظر آتے ہیں، چنانچہ **قصیدۂ معراج** میں فرماتے ہیں:

سِتَم کِیا کیسی مَت کٹی تھی قمر! وہ خاک اُن کے رہ گُزر کی
اُٹھا نہ لایا کہ مَلتے مَلتے یہ داغ سب دیکھتا مٹے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۲)

یعنی اے چاند تمہاری عقل کو کیا ہوا کہ اتنا بڑا ستم کر بیٹھے، جب معراج کی رات آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آسمانوں کی سیر کے لیے تشریف لائے تھے تو ان کے رہ گزر کی خاک لے جاتے اور اپنے داغوں پر ملتے رہتے۔ تمہارا اس خاک کو ملنا تھا کہ تمہارے سارے داغ ختم ہو جاتے۔

(3)ایک اور جگہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس چاند کو رسولِ اکرم، نورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپنے کا کھلونا قرار دیتے ہیں۔ جس میں اس حدیثِ پاک کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ مجھے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی علاماتِ نُبُوّت نے دِینِ اِسلام میں داخل ہونے کی دعوت دی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ گہوارے (پنگھوڑے) میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی اُنگلی سے جس طرف اشارہ فرماتے، چاند اُسی طرف جُھک جاتا۔ (جمع الجوامع، ۲۱۲/۳، حدیث: ۸۳۶۱)اسی لیے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

چاند جھک جاتا جِدھر اُنگلی اٹھاتے مَہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا
(حدائقِ بخشش، ص۲۴۹)

(4) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

ماہِ مدینہ اپنی تَجلّی عطا کرے!
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دو پہر کی ہے
(حدائقِ بخشش، ص۲۰۲)

یعنی ایک آسمانوں کا چاند ہے اور ایک مدینے کا چاند ہے۔ آسمانوں کا چاند بھی روشنی بکھیر تا ہے

مدینے کا چاند بھی نور کی خیرات بانٹتا ہے، آسمانوں کا چاند جو روشنی دیتا ہے وہ ایک دوپہر تک کے لیے ہوتی ہے جبکہ مدینے کا چاند اگر نور کی جھلک بھی عطا فرما دے تو دنیا و آخرت دونوں روشن ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے ایک اور مقام پر نور کی خیرات لینے کے لیے عرض کرتے ہیں:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مِرا دِل بھی چمکا دے چمکانے والے

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۸)

چودھویں کا چاند اور طیبہ کا چاند

(5) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ چاند سورج تو آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے رُخِ روشن کے سامنے کچھ بھی نہیں، چنانچہ اِرْشاد فرماتے ہیں:

خُورشید تھا کِس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۰)

یعنی عین دوپہر کے وقت سورج اپنے عروج پر ہو، پھر رات ہو جائے اور چاند اپنے جوبن پر آجائے، ایسے میں جانِ عالَم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا رُخِ انور پردے سے باہر آئے تو سورج بھی شرما جائے گا، چاند بھی آنکھیں چُرائے گا اور منہ چھپائے گا کیونکہ جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی۔ اس میں اس حدیثِ پاک کی طرف اشارہ بھی ہے کہ حضرت جابر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو چاندنی رات میں سُرخ (دھاری دار) حُلّہ پہنے ہوئے دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کو دیکھتا، تو مجھے آپ کا

چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصُورت نظر آتا تھا۔

(ترمذی،کتاب الأدب، باب ماجاء فی الرخصة فی لبس۔۔۔الخ، ۳۷۰/۴،حدیث:۲۸۲۰)

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں:☆ صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی نگاہیں حقیقت بین نگاہیں تھیں، (یعنی حقیقت دیکھنے والی تھیں)۔☆ کئی وجوہات کی بنا پر نبیِ اکرم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرہ چاند سے بھی زیادہ حسین ہے۔☆ چاند صرف رات میں چمکتا ہے چہرۂ مصطفےٰ دن رات چمکتا ہے۔☆ چاند صرف تین رات (آب و تاب سے) چمکتا ہے چہرۂ مصطفےٰ ہمیشہ ہر دن اور ہر رات چمکتا ہے۔☆ چاند جسموں پر چمکتا ہے چہرۂ مصطفےٰ جسموں کے ساتھ دلوں پر بھی چمکتا ہے۔☆ چاند صرف ابدان (جسموں) کو نور دیتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفےٰ اِیمان کو نور دیتا ہے۔☆ چاند گھٹتا ہے پھر بڑھتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفےٰ گھٹنے سے محفوظ ہے۔☆ چاند کو گِرہن لگتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفےٰ کبھی نہ گہے۔☆ چاند سے عالَمِ اَجسام کا نظام قائم ہے، جبکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے عالَمِ ایمان کا نظام قائم ہے۔(مرآۃ المناجیح،۶۰/۸ ملخصًا)

آسماں کے چاند میں تو پھیکا پھیکا نور ہے
آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے

صبحِ میلادُ النّبی ہے کیا سُہانا نور ہے
آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے

آنکھ والو آؤ دیکھو ماہِ طیبہ کی ضیا
آسماں کے چاند میں تو پھیکا پھیکا نور ہے

تُو نہ ہوتا تو نہ ہوتا دو جہاں کا انتظام
تُو زمیں کا نور ہے تُو آسماں کا نور ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شاعری اور عشقِ رسول سے متعلق سُن رہے ہیں، عشقِ رسول پر مبنی شاعری سننے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس

سے دل میں محبتِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ اشعار صحیح ہوں اور اشعار لکھنے والا خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ سے معمور ہونے کے ساتھ دین و شریعت کے ضروری مسائل سے بھی واقف ہو۔ اَمیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اس بات کی رہنمائی کرتے ہوئے اپنی مایۂ ناز تالیف **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** میں لکھتے ہیں: سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ارشاداتِ عالِیَّہ کا خُلاصہ ہے کہ جاہِل نعت گو شاعروں کے کلام بَسا اوقات کفرِیّات سے بھرپور ہوتے ہیں، لہٰذا ایسے کلام پڑھنے والوں کو محفلِ نعت میں بُلانا بھی ناجائز، ایسی نعت خوانی میں کسی کو بھیجنا بھی حرام اور ایسے کلام کا سننا بھی گناہ۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۳۴)

جبکہ پارہ 19 سُوْرَۃُ الشُّعَرَاء میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾

(پ ۱۹، الشعراء: ۲۲۴ تا ۲۲۶)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اور شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں۔ کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر صِرَاطُ الْجِنَان میں لکھا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ شاعروں کا جھوٹے اور باطل اَشعار لکھنا، انہیں پڑھنا، دوسروں کو سنانا اور انہیں معاشرے میں رائج کرنا گمراہ لوگوں کا کام ہے، اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو ایسے اشعار لکھتے ہیں جن میں اللہ پاک اور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی توہین، دینِ اسلام اور قرآن کا مذاق اڑانے اور اللہ پاک کی بارگاہ کے مقرب بندوں کی شان میں گستاخی کے کلمات ہوتے ہیں، یونہی بے حیائی، عُریانی اور فحاشی کی

ترغیب پر مشتمل نیز عورت اور مرد کے نفسانی جذبات کو بھڑکانے والے الفاظ کے ساتھ شاعری کرتے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ وہ لوگ بھی نصیحت حاصل کریں جو ان کی بیہودہ شاعری سنتے، پڑھتے اور دوسروں کو سناتے ہیں۔ (تفسیر صراط الجنان، ۷/۱۷۱)

کس کس کا کلام پڑھنا چاہیے؟

امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: کلام کو شریعت کی کسوٹی پر پرکھنے کی ہر ایک میں صلاحیّت نہیں ہوتی، لہٰذا عافیّت اسی میں ہے کہ مُسْتَنَد علمائے اہلسنّت کا کلام سُنا جائے۔ اردو کلام سننے کیلئے مشورۃً "نعتِ رسول" کے 7 حروف کی نسبت سے 7 اسمائے گرامی حاضر ہیں: (1) امامِ اہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (2) اُستاذِ زَمَن حضرت مولیٰنا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (3) خلیفۂ اعلیٰ حضرت مدّاحُ الحبیب حضرت مولیٰنا جمیل الرحمٰن رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (4) شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت حُضور مفتیٔ اعظم ہند مولیٰنا مصطفٰے رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (5) شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ مولیٰنا حامد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (6) خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرُ الافاضِل حضرتِ علامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، (7) حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وغیرہ۔ مزید فرماتے ہیں اگر غیرِ عالم شاعِر کا کلام پڑھنا سننا چاہیں تو کسی ماہرِ فن سُنّی عالِم سے اُس کلام کی پہلے تصدیق کروالیجئے۔ اِس طرح اِنْ شَآءَ اللہ ایمان کی حفاظت میں مدد ملے گی۔ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص۲۳۸،۲۳۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے ادارے مکتبۃ المدینہ نے ان بزرگوں میں سے اکثر کے کلام دِیدہ زیب (خوشنما) انداز میں چھاپ دیئے ہیں۔ انہیں حاصل کرنے کے لیے اپنے قریبی مکتبۃ المدینہ سے

رابطہ فرمائیں اور نورِ مصطفےٰ کی خیرات پانے، دل میں محبتِ مصطفےٰ بڑھانے اور نیک کاموں پر عمل کا جذبہ پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اور **ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں** میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بن جایئے۔12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام **"قافلہ"** بھی ہے۔

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام" قافلہ"

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! راہِ خدا میں سفر کرنے والے قافِلوں میں سفر کی بَرَکت سے نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہو چکا ہے۔☆ **قافلے** میں سفر کرنے سے نیک لوگوں کی صحبت مُیَسَّر آتی ہے۔ ☆ **قافلے** کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْلی اِعتکاف کرنے کی سعادت مل سکتی ہے۔☆ **قافلے** کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازوں کی اَہَمِیَّت معلوم ہو سکتی ہے۔☆ **قافلے** کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔☆ **قافلے** کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر و اَذکار، دَرْس و بَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔☆ **قافلے** کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔☆ مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے! حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔

(ابن ماجہ،کتاب المساجد... الخ، باب لزوم المساجد... الخ، ۱/۴۳۸، حدیث:۸۰۰)

آیئے! بطورِ ترغیب قافلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

مدنی قافلے کی برکت سے روزگار مل گیا

ملتان (پنجاب، پاکستان) کے رہائشی ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ وہ کافی عرصہ سے روزگار کے سلسلے میں پریشان تھے متعدد جگہوں پر انٹرویو بھی دیئے مگر کوئی جواب نہ آیا۔ اسی دوران

خوش قسمتی سے ان کی ملاقات دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہوگئی، انہوں نے تسلی دیتے ہوئے کہا: پیارے بھائی گھبرانے کی کوئی بات نہیں! آپ دعوتِ اسلامی کے قافلے میں سفر کریں، وہاں بیروزگاری سے نجات کی دعا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ کرم ہوگا۔ کچھ ہی دنوں میں ایک کمپنی میں ان کا انٹرویو تھا، انہوں نے ارادہ کرلیا کہ انٹرویو کے بعد 3 دن قافلے میں سفر کریں گے۔ انٹرویو کے بعد وہ قافلے کے مسافر بن گئے۔ ابھی دوسرا ہی دن تھا کہ انہیں خبر ملی آپ انٹرویو میں کامیاب ہو چکے ہیں، چنانچہ قافلے سے واپسی کے چند روز بعد ہی انہیں کمپنی کی طرف سے لیٹر بھی مل گیا۔ یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قافلے کی برکت سے انہیں روزگار مل گیا۔

نوکری چاہیے، آیئے آیئے قافلے میں چلیں، قافلے میں چلو
تنگدستی مٹے، دُور آفت ہٹے لینے کو برَکتیں، قافلے میں چلو
دُور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں گی بس چل پڑیں، قافلے میں چلو
سُن لے عطّارؔ کی، اپنے غمخوار کی یہ ندا "سب چلیں"! قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مرمَّم، ص ۶۷۲-۶۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شاعری سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اور ہم نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عشقِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مبنی چاند سے متعلق کچھ اشعار اور ان کی وضاحت سُنی، حدائقِ بخشش میں ایسے ہی کئی اشعار جابجا اپنی خوشبوئیں بکھیر رہے ہیں، آپ کی لکھی ہوئی نعتوں کو پڑھتے جائیں سنتے جائیں لفظ لفظ سے عشق و محبت کا چشمہ پھوٹتا نظر آتا ہے۔ آپ کی لکھی ہوئی بعض نعتیں عالَمِ اسلام کے بچے بچے کی زبان پر ہیں، جسے

دیکھئے ہر ایک یہی کہتا نظر آتا ہے:

سب سے اَولیٰ و اَعلیٰ ہمارا نبی — سب سے بالا و وَالا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی — دونوں عالَم کا دُولہا ہمارا نبی
خَلق سے اَولیا، اَولیا سے رُسُل — اور رَسولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی
بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں — شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے — دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجے کہ ہے — بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۸تا۱۴۰)

اعلیٰ حضرت کا عِشقِ رسول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس میں شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے شاعری میں جو مقام پایا ہے، اس کی مثال نہیں ملتی۔ یقیناً یہ کہا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لکھے ہوئے کلاموں کو بارگاہِ مصطفےٰ میں بھی قبولیت حاصل تھی۔ آیئے اسی طرح کا ایک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دُوسری بار حج کے لئے حاضِر ہوئے تو مدینۂ منوَّرہ میں نبیِ رَحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کی آرزو لئے روضہ ٔاَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سَعادت نہ تھی۔ اِس موقع پر وہ معروف نعتیہ غَزل لکھی، جس کے مَطْلَع (یعنی پہلے شعر) میں دامنِ رحمت سے وابستگی کی اُمّید دِکھائی ہے:

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں — تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۹۹)

شعر کی وضاحت: اے بہار جُھوم جا کہ تجھ پر بہاروں کی بہار آنے والی ہے۔وہ دیکھ! مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سُوئے لالہ زار یعنی جانِب گُلزار تشریف لارہے ہیں۔

مَقْطَع (یعنی آخری شعر جس میں شاعر کا تَخَلُّص آتا ہے) میں بارگاہِ رسالت میں اپنی عاجِزی اور مسکینی کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے کہ،

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے شَیدا ہزار پھرتے ہیں
(حدائقِ بخشش،ص۱۰۰)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے مِصرَعِ ثانی (دوسرے مِصرَع) میں بطورِ عاجزی اپنے لئے "کُتّے" کا لفظ اِستعمال فرمایا ہے، مگر اَدَباً یہاں "شَیدا" لکھا ہے (جس کا مطلب ہے عاشق)۔

شعر کی وضاحت: اِس مَقْطَع میں عاشِقِ ماہِ رِسالت، سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کمال انکساری کا اِظْہار کرتے ہوئے اپنے آپ سے فرماتے ہیں: اے احمد رضا! تُو کیا اور تیری حقیقت کیا! تجھ جیسے تو ہزاروں سگانِ مدینہ (یعنی مدینے کے کُتّے) گلیوں میں دیوانہ وار پھر رہے ہیں۔

یہ غزل عَرض کرکے دِیدار کے اِنتظار میں مُؤَدَّب (یعنی بااَدَب) بیٹھے ہوئے تھے کہ قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی اور چشمانِ سر (یعنی سر کی آنکھوں) سے بیداری میں زیارتِ محبوبِ باری سے مُشرَّف ہوئے۔[1]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سچے عاشقِ رسول تھے، بلکہ عاشقانِ رسول کے قافلے کے سپاہ سالار تھے، **اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ** ساری زندگی عشقِ رسول کے جام پلاتے رہے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ساری زندگی عشقِ رسول کو فروغ دیتے رہے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ

1...تذکرۂ امام احمد رضا، ص۱۱تا۱۲ملخصاً

رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ساری زندگی اُمّت کو عشقِ رسول کا درس دیتے رہے اور یہ اسی عشقِ رسول کا صلہ تھا کہ سرکارِ مدینہ ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے اس عاشقِ صادق کو بحالتِ بیداری اپنی زیارت سے مشرف فرمایا۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے طفیل حقیقی عشقِ رسول بھی عطا فرمائے اور اپنے پیارے حبیب، دُکھیا دِلوں کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زیارت سے بھی مشرف فرمائے۔ آیئے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سکھائی ہوئی دعا اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ

تُو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف و عطا　　ہے تجھی پہ بھروسا تجھی سے دعا
مجھے جلوۂ پاکِ رسول دِکھا　　تجھے اپنے ہی عِزّ و عَلا کی قسم

(حدائقِ بخشش ص ۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زیارت کے اس واقعے سے ہمیں یہ درس مل رہا ہے کہ ہم بھی سچے عاشقِ رسول بن جائیں، اس سے ہماری دنیا بھی اچھی ہو گی اور آخرت بھی بہتر ہو گی۔ اس میں شک نہیں کہ جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ ہر اس کام سے بچے گا جس سے شریعت بچنے کا تقاضا کرتی ہے۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** عشقِ مجازی سے بچے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ارشادات کے مطابق زندگی بسر کرے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** نماز قضا نہیں کرے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** کبھی جھوٹ اور غیبت میں نہیں پڑے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ فرض** روزہ بِلا عُذرِ شرعی نہیں چھوڑے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** کبھی والدین کی دل آزاری نہیں کرے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** کبھی پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دے گا۔ ☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** کبھی رشتہ داروں سے قطع تعلقی نہیں کرے گا۔ ☆**جو**

سچا **عاشقِ رسول ہو گا وہ** کبھی دوسروں کا حق نہیں دبائے گا۔☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** کبھی دوسروں کی بے عزتی نہیں کرے گا۔☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** کبھی حرام مال کی طرف نہیں جائے گا۔☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** کبھی شراب کے قریب بھی نہیں جائے گا۔☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** بُری صحبت میں نہیں رہے گا۔☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** کبھی بدنگاہی نہیں کرے گا۔ اَلْغَرَض!☆**جو سچا عاشقِ رسول ہو گا وہ** ہر اُس کام سے بچے گا جس سے شریعت منع کرتی ہے۔ کیونکہ **سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول** عبادات میں لگائے گا۔ **سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول** نیکیوں میں مصروف رکھے گا۔ **سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول** عمل پر اُبھارے گا۔ **سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول** آخرت کی تیاری کروائے گا۔ **سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول** ظاہر و باطن کو بہتر کرنے پر اُبھارے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ **سچے عاشقِ رسول کو اس کا عشقِ رسول** بروزِ قیامت جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کروائے گا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتنی پیاری بات ارشاد فرمائی، چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

اے عشق تِرے صدقے جلنے سے چُھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۹۳)

شعر کی وضاحت: عموماً ایسا ہوتا ہے کہ آگ سے آگ بجھائی نہیں جاتی، بلکہ آگ سے آگ مزید جل اُٹھتی ہے، لیکن سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں دنیا میں ایک ایسی آگ بھی ہے جو جہنم کی آگ سے بچاتی ہے اور وہ آگ ہے سیدِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق کی آگ۔ کہ اگر یہ آگ دل میں پیدا ہو جائے تو یہی آگ جہنم کی آگ سے بچا دے گی اور یہ بہت ہی سستا سودا ہے۔

جشنِ وِلادت کے بارے میں مکتوبِ عطّار

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! صَفَرُالْمُظَفَّر کا مُبارَک مہینا اپنے اِخْتِتَام کی جانب رَواں دَواں ہے۔ پھر اِنْ شَآءَ اللہ رَبِیْعُ الْاَوَّل کا نُور بار مہینا اپنی آب و تاب کے ساتھ جَلْوَہ گر ہو گا۔ اَمیرِ اَہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے جَشْنِ مِیْلَاد مَنانے والے عاشقانِ مِیلاد کو اپنے مکتوب (Letter) میں کچھ اَہَم مَدَنی پُھول عطا فرمائے ہیں۔ آیئے! ہم بھی وہ **"مکتوبِ عطّار"** تَوَجُّہ کے ساتھ سُنّنے کی سَعادت حاصل کرتے ہیں:

مکتوبِ عطّار:

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانِب سے تمام عاشِقانِ رسول اسلامی بھائیوں / اسلامی بہنوں کی خِدمتوں میں جَشْنِ وِلادت کی خُوشی میں لہراتے ہوئے مدنی پرچموں، جگمگاتے بلبوں اور ننّھے ننّھے قُمقُموں کو چُومتا ہوا جُھومتا ہوا شہد سے بھی میٹھا مِٹھا مَدَنی سلام

اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال۔

تُم بھی کر کے اُن کا چرچا اپنے دِل چمکاؤ
اُونچے میں اُونچا نبی کا جھنڈا گھر گھر میں لہراؤ

چاندرات کو اِن اَلفاظ میں تین(3) بار مَساجِد میں اِعْلان کروایئے: تمام عاشِقانِ رسول کو مُبارَک ہو کہ رَبِیْعُ الاوّل شریف کا چاند نظر آگیا ہے۔

رَبِیْعُ الاوّل اُمّیدوں کی دُنْیا ساتھ لے آیا
دُعاؤں کی قَبولیّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا

مَرد کا داڑھی مُنڈوانا یا ایک مُٹّھی سے گھٹانا دونوں حرام ہے۔ اسلامی بہن کا بے پردگی کرنا حرام ہے۔ براہِ کرم! رَبِیْعُ الاوّل کی بَرَکت سے اسلامی بھائی ہمیشہ کیلئے ایک مُٹّھی داڑھی اور اسلامی بہنیں مُستَقِل شَرعی پَردہ اور زَہے قسمت! شرعی پردہ کرنے کی نِیّت کریں۔

جُھک گیا کعبہ سَبھی بُت مُنہ کے بَل اَوندھے گرے
دبدبہ آمد کا تھا، اَھْلًا وَّ سَھْلًا مرحبا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۴۷)

سُنّتوں اور نیکیوں پر اِستِقامت پانے کا عظیم مَدَنی نُسخہ یہ ہے کہ تمام عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ اپنے اعمال پر غور و فکر کرتے ہوئے مَدَنی اِنْعامات کے رِسالے پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو جَمع کروانے کی نِیَّت کریں، اگر نیّت بنتی ہو تو ہاتھ اُٹھا کر کہئے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (یاد رکھئے اگر دل میں نیّت نہ ہونے کے باوجود جان بوجھ کر دکھاوے کیلئے ہاتھ اٹھانا کہ میں بھی نیّت کرتا ہوں گناہ ہے۔)

بدلیاں رَحمت کی چھائیں بُوندیاں رَحمت کی آئیں　　　　اب مُرادیں دل کی پائیں آمدِ شاہِ عَرَب ہے

(قبالہ بخشش، ص۱۸۴)

تمام عاشقانِ رسول بشُمول نگران و ذِمّہ داران رَبِیْعُ الاوّل شریف میں خُصُوصِیَّت کے ساتھ کم اَز کم تین(3) دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصل کریں، اسلامی بہنیں ایک ماہ تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی اسلامی بہنوں اور مَحرَموں میں) مَدَنی دَرْس جاری کریں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نِیَّت فرمائیں۔

سعادت ملے درسِ فیضانِ سُنّت　　　　کی روزانہ دو مرتبہ یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۳)

اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اپنی مسجِد، گھر، دُکان، کارخانہ وغیرہ پر 12 عَدَد ورنہ کم اَز کم ایک عَدَد مدنی پرچم رَبِیْعُ الاوّل کی چاندرات سے لیکر سارا مہینا لہرائیے۔ بسوں، ویگنوں، ٹرکوں، ٹرالوں، ٹیکسیوں، رکشوں، ریڑھوں، گھوڑا گاڑیوں وغیرہ پر ضرور تاً اپنے پلّے سے پرچم خرید کر باندھ دیجئے۔ اپنی سائیکل، اسکوٹر اور کار پر بھی لگائیے۔ عُمُوماً ٹرکوں کے پیچھے جانداروں کی بڑی بڑی تصویریں اور بے ہُودہ اَشعار لکھے ہوتے ہیں۔ میری آرزو ہے کہ ٹرکوں، بسوں، ویگنوں، رکشوں، ٹیکسیوں، سُوزوکیوں اور کاروں وغیرہ کے پیچھے

نُمایاں اَلفاظ میں تحریر ہو: **"مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے"**۔مالِکانِ بس اور ٹرانسپورٹ والوں سے مِل کر مَدَنی ترکیبیں کیجئے اور سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کے دل کی دُعائیں لیجئے۔

ضَروری اِحتیاط: اگر جھنڈے پر نَقشِ نَعلِ پاک یا کوئی لکھائی ہو تو اِس بات کا خیال رکھئے کہ نہ وہ لیرے لِیرے ہو، نہ ہی زمین پر تشریف لائے نیز جُوں ہی رَبِیْعُ الاوّل شریف کا مہینا تشریف لے جائے فوراً اُتار لیجئے۔ اگر احتیاط نہیں کر پاتے اور بے ادَبی ہو جاتی ہے تو سادہ مَدَنی پرچم لہرایئے۔(سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ بھی اپنے مکانِ بے نشان پر سادہ مَدَنی پرچم لگواتا ہے۔)

نبی کا جھنڈا اَمن کا جَھنڈا گھر گھر میں لہراؤ　　نبی کا جھنڈا لیکر نکلو دُنیا پر چھا جاؤ

اپنے گھر پر 12 جھالَروں (یعنی لَڑیوں) یا کم اَزْکم 12 بلبوں سے، اپنی مسجِد و محلّے میں بھی 12 دن تک خُوب چَراغاں کیجئے۔(یادرکھئے! بجلی کی چوری کرنا حرام ہے، لہٰذا بجلی فَراہم کرنے والے اِدارے سے رابِطہ کر کے جائز ذرائع کی ترکیب بنایئے)سارے عَلاقے کو مَدَنی پرچموں اور رنگ برنگے بلبوں سے سَجا کر دُلہن بنا دیجئے۔ مسجِد اور گھر کی چھت پر جبکہ چوک وغیرہ پر راہگیروں اور سُواریوں کو تکلیف سے بچاتے ہوئے حُقوقِ عامّہ تَلَف کئے بِغیر فضا میں مُعَلَّق 12 میٹر یا حسبِ ضَرورت سائز کے بڑے بڑے مَدَنی پرچم لہرایئے۔ بیچ سڑک پر مَدَنی پرچم کے لئے بانس مت گاڑیئے کہ اِس سے ٹریفک کا نظام مُتاثِر ہوتا ہے۔ گلی وغیرہ کہیں بھی اِس طرح کی سجاوٹ نہ کیجئے جس سے لوگوں کا راستہ تنگ ہو اور اُن کی حق تلفی اور دل آزاری ہو۔

مَشرق و مَغرب میں اک اک! بامِ کعبہ پر بھی ایک　　نصب پرچم ہوگیا ، اَھْلاً وَّ سَھْلاً مرحبا

(وسائلِ بخشش مُرمّم،ص۱۴۶)

ہر اسلامی بھائی حَسْبِ تَوفیق زِیادہ ورنہ 112 یا کم اَزْکم 12 روپے کے مکتبۃُ المدینہ کے رسائل اور مَدَنی پُھولوں کے مُختلف پمفلٹ جُلُوسِ میلاد میں بانٹئے اور اسلامی بہنیں بھی تقسیم کروائیں۔ اِسی طرح

سارا سال اپنی دُکان وغیرہ پر تقسیمِ رسائل کی ترکیب فرما کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچائیے۔شادی غَمی کی تَقاریب میں اور مرحوموں کے ایصالِ ثواب کی خاطِر بھی تقسیمِ رسائل کی ترکیب کیجئے اور دیگر مُسلمانوں کو اِس کی ترغیب دیجئے۔

بانٹ کر مَدَنی رسائل دِین کو پھیلائیے کرکے راضی حق کو حقدارِ جِناں بن جائیے

مکتبۃُ المدینہ کا تحریر کردہ پمفلٹ "جَشنِ وِلادَت کے 12مَدَنی پُھول" ممکن ہو تو 112ورنہ کم اَزْ کم 12عدد نیز ہوسکے تو رسالہ صُبحِ بہاراں 12عدد مکتبۃُ المدینہ سے ہَدِیّۃً حاصل کرکے تقسیم کیجئے۔ خُصُوصاً اُن تنظیموں کے سربراہوں تک پہنچائیے جو جَشنِ وِلادَت کی دُھومیں مَچاتے ہیں۔رَبِیْعُ الاوّل شریف کے دوران 1200 روپے اگر یہ نہ ہوسکے تو 112 روپے اور اگر یہ بھی نہ بن پڑے تو 12 روپے (بالغان) کسی سُنّی عالِم کو پیش کیجئے۔اگر اپنی مسجد کے اِمام، مُؤَذِّن یا خُدّام میں بانٹ دیں تب بھی ٹھیک ہے بلکہ یہ خدمت ہر ماہ جاری رکھنے کی نِیَّت کریں تو مدینہ مدینہ۔جمعہ کے روز دیں تو بہتر کہ جمعہ کو ہر نیکی کا سَتَّر(70) گُنا ثواب ملتا ہے۔(مگر جمعہ کا انتظار کرنے کے بجائے موقع ملتے ہی نیک کام فوراً کرلینا چاہئے) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سُنَّتوں بھرے بیان کا کیسٹ سُن کر کئی لوگوں کی اِصلاح ہونے کی خبریں ہیں، آپ حضرات میں بھی کچھ نہ کچھ ایسے خُوش نصیب ہوں گے جو بیان کا کیسٹ سُن کر مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوئے ہوں گے۔ لہٰذا سنتوں بھرے بیانات و مدنی مذاکرات کے میموری کارڈز لوگوں تک پہنچانا دِین کی عظیم خِدمت اور بے اِنْتہا ثواب کا باعِث ہے تو جس سے بن پڑے ہفتہ میں ورنہ مہینے میں کم از کم 12 میموری کارڈز ضرور فروخت کرے۔ مُخَیَّر اسلامی بھائی اگر مُفْت تقسیم کریں تو مدینہ مدینہ۔شادیوں کے مواقع پر شادی کارڈ کے ساتھ مَدَنی رِسالہ اور ہوسکے تو مذکورہ میموری کارڈ بھی شامل کیجئے۔

اُنکے در پے پلنے والا اپنا آپ جواب کوئی غریب نواز تو کوئی داتا لگتا ہے

بڑے شہر میں ہر علاقائی مُشاوَرت کا نگران (قصبے والے قصبے میں (12 دن تک روزانہ مختلف مساجِد میں عظیمُ الشّان سُنَّتوں بھرے اِجتماعات مُنعَقِد کرے (ذِمّے دار اسلامی بہنیں گھروں میں (بغیر مائک) اِجتماعات فرمائیں) رَبِیْعُ الاوّل شریف کے دوران ہونے والے تمام اِجتماعات میں جن سے ہوسکے وہ سارا مہینا مدنی پرچم ساتھ لایا کریں۔

لَب پر نعتِ رسولِ اکرم ہاتھوں میں پرچم دیوانہ سرکار کا کتنا پیارا لگتا ہے

گیارہ (11) کی شام کو ورنہ 12 ویں شَب کو غُسل کیجئے۔ ہوسکے تو اِس عِیْدوں کی عِید کی تَعْظِیم کی نِیَّت سے نیا لباس، عِمامہ، سَر بند، ٹوپی، سَر پر اَوڑھنے کی سفید چادر، پردے میں پردہ کرنے کے لئے کتھئی چادر، مِسواک، جیب کا رومال، چپّل، تسبیح، عِطر کی شیشی، ہاتھ کی گھڑی، قلم، مدنی قافِلہ پیڈ وغیرہ اپنے اِستِعمال کی ہر چیز ممکنہ صُورت میں نئی لیجئے۔ (اسلامی بہنیں بھی اپنی ضَرورت کی جو جو اَشیاء ممکن ہوں وہ نئی لیں)

آئی نئی حکومت سِکّہ نیا چلے گا عالَم نے رنگ بدلا صُبْحِ شبِ وِلادت

(ذوقِ نعت، ص۶۷)

بارہویں شب اجتماعِ میلاد میں گزار کر بوقتِ صبحِ صادِق اپنے ہاتھوں میں مَدَنی پرچم اُٹھائے، دُرُود وسلام کے ہار لئے، اشکبار آنکھوں سے صبحِ بہاراں کا استِقبال کیجئے۔ بعد نمازِ فجر سلام و عید مبارَک کہہ کر ایک دوسرے سے گرم جوشی کے ساتھ ملاقات فرمایئے اور سارا دن عید کی مبارَکباد پیش کرتے اور عید ملتے رہئے۔

عیدِ میلادُ النّبی تو عید کی بھی عید ہے بالیقیں ہے عیدِ عیداں عیدِ میلادُ النّبی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۸۰)

میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت مناتے رہے۔ آپ

بھی یادِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں 12 ربیعُ الاوّل شریف کو روزہ رکھ کر مَدَنی پرچم اُٹھائے جُلوسِ میلاد میں شریک ہوں۔ جہاں تک ممکن ہو باوُضو رہیے۔ لب پر نعتوں کے نغمے سجائے، دُرُود و سلام کے پھول برساتے، نگاہیں جھکائے پُروقار طریقے پر چلیے۔ اُچھل کود مچا کر کسی کو تنقید کا موقع مت دیجئے۔

ربیعُ الاوّل تجھ پر اَہلسنّت کیوں نہ ہوں قرباں　　　کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالۂ بخشش، ص۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مجلس حج و عمرہ

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعلیمات پر عمل کے ساتھ آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کا ذہن دیا جاتا ہے۔ آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک کے فَضل و کَرم سے دعوتِ اِسلامی 107 شُعْبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروف ہے، اِنہی شُعبہ جات میں سے ایک شُعْبہ **"مجلسِ حج و عُمرہ"** بھی ہے جو حج و عُمرہ کے لئے جانے والے اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں کو **"نماز کے ضروری اور بنیادی مسائل** سمجھاتے ہیں، حج و عمرہ سے متعلق **مختلف احکام** بتاتے ہیں، مختلف **دُعائیں** یاد کرواتے ہیں، **مکہ و مدینہ کی باادب اور باذوق حاضری** کا طریقہ بتاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس مجلس کے تحت حج و زیارتِ مدینہ کے لئے مکّے مدینے جانے والوں کو امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ کتابیں **"رَفِیْقُ الْحَرَمَیْن"** اور **"رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِیْن"** بھی تحفۃً پیش کی جاتی ہیں تاکہ اللہ کے گھر کے مہمان اور حبیبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عُشّاق اِس عِبادت کو اَحسن طریقے سے بجالانے میں کامیاب ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے نام رکھنے کے چند نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

نام رکھنے کے چند مدنی پھول

پہلے 2 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، لہٰذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔ (ابو داود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸) (2) ارشاد فرمایا: انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں پر نام رکھو۔ (ابوداود، کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، ۴/۳۷۴، حدیث: ۴۹۵۰) ☆ بچے کی کنیت رکھنا جائز ہے اور حصولِ برکت کے لئے بزرگوں کی نسبت سے کنیت رکھنا بہتر ہے مثلاً ابو تُراب (یہ حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کنیت ہے) وغیرہ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳) ☆ عبد المصطفٰے، عبد النبی اور عبد الرسول نام رکھنا بالکل جائز ہے کہ اس سے شرفِ نسبت مقصود ہے۔ عبد کے دو معانی ہیں، بندہ اور غلام، اس لئے یہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ غلام محمد، غلام صدیق، غلام فاروق، غلام علی، غلام حسین وغیرہ نام رکھنا جن میں غلام کی نسبت انبیاء وصالحین کی طرف کی گئی ہو، بالکل جائز ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ص ۲۱۳، ماخوذًا) ☆ محمد بخش، احمد بخش، پیر بخش اور اسی قسم کے دوسرے نام رکھنا جس میں نبی یا ولی کے نام کے ساتھ بخش کا لفظ ملایا گیا ہو، بالکل جائز ہے (کہ اصل دینے والا صرف اور صرف اللہ پاک ہی ہے، اللہ پاک جسے چاہے اختیار دے تو اللہ پاک کے اختیار دینے سے ہی کوئی نبی ولی دے سکتا ہے)۔ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۴) ☆ طٰہٰ، یٰسین نام نہ رکھے جائیں کہ یہ الفاظ مُقَطَّعاتِ قُرآنیہ میں سے ہیں جن کے معانی معلوم نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/۲۱۳) ☆ جو نام بُرے ہوں

اُنہیں بدل کر اچھے نام رکھنے چاہئیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۲۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللّٰہ آئندہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہو گا **"فیضانِ ربیع الاول"** اسی مناسبت سے اگلے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں اس مبارک مہینے کے فضائل وبرکات، بزرگانِ دین کے میلاد منانے کے واقعات، اس مہینے میں کئے جانے والے چند مخصوص اعمال نیز ہمیں اس مہینے کو کس انداز میں گزارنا چاہئے؟ اس کے متعلق بھی بتایا جائے گا۔ لہٰذا آئندہ جمعرات بھی اجتماع میں حاضری کی نیت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **انفرادی کوشش** کر کے دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ساتھ لانے کی نیت کیجئے اور ہاتھ اٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ الله

حضرت اَحْمَد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

---

1 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

4 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث:۱۷۳۰۵

2 ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث:۴۴۱۵